

174515- حصول رزق، فراوانی اور قرضوں کے ادائیگی کے لیے دعائیں

سوال

امریکہ میں ملکی اقتصادی حالات بہت زیادہ دگرگوں کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے میرے والد صاحب کی ملازمت بھی خطرے کا شکار ہو سکتی ہے؛ کیونکہ میرے والد کو انہوں نے انتباہی نوٹس دے دیا ہے، ہمارے پورے گھر کے وہی ایک کمانے والے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے والد کے لیے کوئی دعا کروں جس سے ہمارے گھر کے مالی حالات اچھے ہو جائیں، اس لیے انٹرنیٹ پر میں نے تلاش کیا تو مجھے ایک دعا ملی، لیکن مجھے اس کے صحیح ہونے میں شک ہے؛ کیونکہ اس میں کہا گیا ہے کہ ایک ہی مجلس میں بیٹھ کر 12000 بار اسے پڑھنا ہے تو آپ میری اس حوالے سے مدد کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول:

سب سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے آسانیاں فرمائے، آپ کے والد کی مدد فرمائے، اور آپ سب کو حلال بابرکت رزق عطا فرمائے۔

صحیح احادیث میں مشکل کشائی، حاجت روائی، قرضوں کی ادائیگی اور مالی فراوانی کے لیے دعائیں ثابت ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- مسند احمد: (3712) میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کسی کو بھی کوئی پریشانی اور غم لاحق ہو اور وہ کہے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ أُمَّتِكَ، نَأْسِئُ بِبَيْدِكَ، نَأْسِئُ بِفِي حُكْمِكَ، عَدْلٌ فِي مَنَاقِبِكَ، أَسْأَلُكَ بِوَكْلِ اسْمِهِ بُوَكْتُ، سَمَّيْتُ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ عَلَمَةً أَوْ مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ أَثَرًا لِي فِي كِتَابِكَ، أَوْ اسْتَأْذِنْتُ بِهٖ فِي عِلْمِ النَّبِيِّ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْفَرَسَانَ رَجِيحَ قَلْبِي، وَتُوْرَصِدْرِي، وَجَلَاءَ حُرْنِي، وَدَهَابَ بَيْتِي»

ترجمہ: یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پریشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ بہنی برعدل ہے، میں تیرے ہر نام کے واسطے سے تجھ سے دعا کرتا ہوں جو تو نے خود اپنے لیے رکھا ہے، یا اپنی مخلوقات میں سے کسی کو تو نے سکھایا ہے، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا تو نے اسے اپنے ہاں علم غیب میں محفوظ رکھا ہوا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے، میرے غم کے چھٹنے اور میری پریشانی ختم کرنے کا ذریعہ بنا دے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی اور غم کو ختم کر دے گا، بلکہ اس کی جگہ کثادگی بھی بنا دے گا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا ہم یہ دعا سیکھ نہ لیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، بلکہ جو بھی یہ دعا سنے تو اسے یہ دعا یاد کر لینی چاہیے۔

اس حدیث کو البانی نے صحیح الترغیب والترہیب: (1822) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2- صحیح مسلم: (2713) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ہمیں سوتے وقت یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے کہ: «اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْغَابِ وَالنُّوْمِ وَمُنْزِلَ التُّورَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَحْسِنْ عَنَّا اللَّهُمَّ وَأَنْتَ الْفَقْرُ»

ترجمہ: اے اللہ! اے آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور ٹھٹھلیوں کو چیر (کر پودے اور درخت اگا) دینے والے! تورات، انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے! میں ہر اس ریننے والی چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی پریشانی تیرے قبضے میں ہے، اے اللہ! تو ہی اول ہے، تجھ

سے پہلے کوئی شے نہیں، اے اللہ! تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی شے نہیں ہے، تو ہی غالب ہے تیرے سے اوپر کوئی شے نہیں ہے، تو ہی باطن ہے، تجھ سے زیادہ خفیہ کوئی شے نہیں ہے، ہماری طرف سے (ہمارا) قرض ادا کر اور ہمیں غربت میں فراوانی عطا فرما۔

3- سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مکاتب غلام نے ان کے پاس آکر کہا کہ میں اپنی مکاتب کی رقم ادا نہیں کر پا رہا ہوں، آپ ہماری کچھ مدد فرما دیجئے تو انہوں نے کہا: کیا میں تم کو کچھ ایسے کلمے نہ سکھا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھائے تھے؟ اگر تجھ پر "صیر" پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو تیری جانب سے اللہ اسے ادا فرمادے گا، انہوں نے کہا: **«اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سُؤَالِكَ»** ترجمہ: یا اللہ! مجھے تیری حلال کردہ روزی کے ذریعے تیرے حرام کردہ ذرائع آمدن سے کافی ہو جا، اور مجھے اپنے فضل کے ذریعے اپنے علاوہ ہر کسی سے مستغنی کر دے۔ اسے ترمذی: (3563) نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے۔

4- طبرانی نے معجم صغیر میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھاؤں جسے تم پڑھو تو اگر احد پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کر دے گا، معاذ تم کو: **«اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمَلِكِ مُؤْتِي الْمَالِ مَنْ تَشَاءُ، وَتَمْرُغُ الْمَلِكِ عَنْ تَشَاءُ، وَتُزِيلُ مَنْ تَشَاءُ، وَتُنْزِلُ مَنْ تَشَاءُ، بِرَبِّكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا، تَطْبِئُهُمَا مَنْ تَشَاءُ، وَتُشْحِقُ مَشْمَا مَنْ تَشَاءُ، إِنْ تَحْتَمَىٰ رَحْمَتِي فَتَغْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ»**۔
ترجمہ: یا اللہ! بادشاہت کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی دے دے، اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے۔ تو جسے چاہے معزز کر دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے، خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے دنیا اور آخرت کے رحمن و رحیم! تو جسے چاہے دونوں عطا کر دے، اور جس سے چاہے دونوں کو روک لے۔ مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے تو مجھے اپنے علاوہ ہر کسی سے مستغنی کر دے۔
اس حدیث کو البانی نے صحیح الترغیب والترہیب (1821) میں حسن قرار دیا ہے۔

5- حصول رزق کے لیے مفید اور نافع وسیلہ کثرت سے استغفار بھی ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

«فَلْيَسْتَعْفِفْ وَيَرْزُقْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِمْ ذُرَارٌ مِّنْ ذُرِّكَمَ بِأَمْوَالِهِمْ وَالْبَيْنُ وَالْبَيْتُ لَكُمْ جَنَاتٍ وَمَسْجِدٌ لَّكُمْ أَشْرَارًا»۔

ترجمہ: تو میں [نوح] نے کہا: تم اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو؛ یقیناً وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمانوں سے موسلا دھار بارش برسائے گا، اور تمہاری دولت اور زینہ اولاد کے ذریعے امداد کرے گا اور تمہارے لیے باغات اور نہریں بنا دے گا۔ [نوح: 10-12]

دوم:

کسی بھی دعا کے لیے کوئی عدد مخصوص کرنا تو یہ بدعات اور خود ساختہ طریقوں سے تعلق رکھتا ہے۔

جیسے کہ دینی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ میں ہے:

"اذکار اور عبادات بنیادی طور پر توفیقی ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طریقے سے کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے۔ عبادت کو مطلق، یا موقت رکھنا عبادت کی کیفیت اور تعداد وغیرہ وہی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جو عبادات وقت، تعداد، جگہ یا کیفیت کے اعتبار سے مطلق رکھی ہیں ہمیں ان میں یہ اجازت نہیں ہے کہ انہیں ادا کرتے ہوئے کسی مخصوص کیفیت، وقت یا تعداد کے ساتھ خاص کر دیں؛ بلکہ ہم اس عبادت کو اسی طرح مطلق ہی رکھیں گے جیسے شریعت نے اسے مطلق رکھا ہے، اور جو عبادات قولی، یا عملی دلائل کے ذریعے ثابت ہو کہ وہ کسی وقت، تعداد، یا جگہ یا کیفیت کے ساتھ خاص ہیں تو ہم بھی اسے اسی طرح خاص ہی رکھیں گے جیسے کہ شریعت میں ثابت ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن باز، شیخ عبدالرزاق عسفی، شیخ عبداللہ بن عدیان، شیخ عبداللہ بن قعود "ختم شد

"مجلة البحوث الإسلامية" (21/53)، و"فتاویٰ اسلامیة" (4/178)

واللہ اعلم